سبق نمبر 16

اصول فقہ کی تعریف دو طرح کی جاتی ہے

(1) حد اضافی الگ الگ (2) حد لقبی مجموعہ

(1) حد اضافی

اصول یہ اصل کی جمع ہے وہ چیز جس پر اسکے غیر کی بنیاد رکھی جائے

فقہ

احکام شرعیہ عملیہ کو ان کے تفصیلی دلائل سے جاننے کا نام فقہ ہے

(2) حد لقبی

ایسے قواعد کا جاننا جن کے ذریعے فقہ تک پہنچا جا سکے

اصول فقہ کا موضوع

اسکے بارے میں تین قول ہیں

(1) دلائل (2) احکام

(3) دلائل اور احکام کا مجموعہ یہ پہلی قول مختار ہے

دلائل مثبت ہونے کے اعتبار سے اور احکام مثبت ہونے کے اعتبار سے

اصول فقہ کی غرض

احکام شرعیہ فرعیہ کو تفصیلی دلائل سے معلوم کرنے کی قدرت حاصل کرنا شرائع یہ شریعت کی جمع ہے

شریعت کی تعریف

وہ مقررہ طریقہ جسکو اللہ پاک نے وضع کیا شریعت سے مراد وہ عقائد اور احکام جو مشروع ہیں

احکام کی تعریف

احکام حکم کی جمع ہے

اللہ کا وہ خطاب جو مکلفین کے افعال سے متعلق ہو اقتضا اور تخییر کے اعتبار سے

سبق نمبر 17

اَلشَّرْع

اگر یہ اسم فاعل الشارع کے معنی میں ہو تو الف لام عہد کیلئے ہے اب مطلب بن جائے گا وہ دلائل جن کو شارع نے دلیل مقرر کیا اور اگر یہ اسم مفعول مشروع کے معنی میں ہو تو الف لام جنس کیلئے ہے اب مطلب بنے گا ~~وہ دلائل~~ احکام مشروعہ کے دلائل

و الاولی

شارح فرماتے ہیں افضل، اولی اور بہتر یہ ہے کہ الشرع سے دین کا نام ہو تو اب مطلب بن جائے گا دین کے دلائل لہذا اب ہمیں کسی تاویل کی حاجت نہیں رہے گی

وانما لم یقل اصول الفقہ

کہ شاشی میں تھا اصول فقہ یہاں پر آیا اصول شرع اصول فقہ نہیں کہا کیونکہ جس طرح یہ اصول یعنی کتاب، سنت، اجماع اور قیاس فقہ کے اصول ہیں اسی طرح یہ عقائد کے بھی اصول ہیں لہذا اگر فقہ کہتے تو یہ شبہ پڑھتا کہ شاید یہ صرف فقہ کے اصول ہیں

الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ

بدل من ثلاثۃ او بیان لہ

یہ ثلاثۃ کا بدل ہے یا اسکا بیان ہے

والمراد من الکتاب

ساری کتاب سے احکام ثابت نہیں ہوتے بلکہ قرآن پاک کی کچھ آیتیں ہیں جن سے احکام ثابت ہوتے ہیں اور وہ 500 ہیں کیونکہ کل 6666 آیتیں ہیں باقی وہ 1000 قصص ہیں عذاب ہیں ، وعیدیں ہیں بشارتیں ہیں اسی طرح سنت سے مراد ساری حدیثیں نہیں ہیں بلکہ صرف 3000 حدیثیں ہیں اور اجماع امت سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا اجماع ہے

ان کی شرافت و بزرگی اور عظمت کی وجہ سے برابر ہے کہ وہ اہل مدینہ کا اجماع ہو یا حضور کی آل کا اجماع ہو یا صحابہ کا اجماع ہو وغیرہ وغیرہ

والاصل الرابع القیاس

اصول شرع چار ہیں تین کو الگ سے ذکر کیا قیاس کو چوتھے کو الگ سے ذکر کیا

وہ قیاس مراد ہے جو کتاب اللہ سے یا سنت سے یا اجماع سے مستنبط ہو

شارح فرماتے ہیں ماتن کو چاہیے تھا کہ قیاس کے ساتھ المستنبط من ھذہ الاصول الثلاثۃ کی قید لگا دیتے جیسا کہ فخر الاسلام وغیرہ نے اس قید کو لگایا تاکہ قیاس شبھی قیاس عقلی نکل جائے لیکن پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ ماتن نے اس قید کو نہیں لگایا کیونکہ قیاس سے مراد وہی قیاس ہے جو اصول ثلاثہ سے مستنبط ہو اور یہ بات مشہور تھی اس لئے یہ قید نہیں لگائی گئی

سبق نمبر 18

فنظیر القیاس المستنبط من الکتاب

سوال

اس قیاس کی مثال دیں جو کتاب اللہ سے مستنبط ہو

جواب

کہ حالت حیض میں وطی کرنا بیوی سے حرام ہے اور اسکی علت ہے گندگی اسی لیے ہم نے لواطت کے حرام ہونے کو قیاس کر لیا کیونکہ گندگی والی علت اس میں بھی پائی جا رہی ہے اور وہ علت قرآن پاک کی اس آیت سے ملتی ہے

"ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی"

سوال

اس قیاس کی مثال دیں جو سنت سے مستنبط ہو

جواب

کہ گاجی اور چونا جص اور نورہ ان کو قیاس کرنا گندم اور جو اور کھجور اور نمک اور سونے اور چاندی پر ان چیزوں کو حدیث میں یہ کہا گیا کہ برابر برابر ہاتھوں ہاتھ ان کی آپس میں بیع کی جائے اور جو زیادتی ہے کمی بیشی وہ سود ہے تو ہم نے دیکھا کہ ان کی علت تو قدر و جنس ہے اور یہی علت جص اور نورہ گاجی اور چونے میں بھی پائی جا رہی ہے لہٰذا ہم نے ان کی بیع کو بھی کہا کہ برابر برابر ہاتھوں ~~ہاتھوں~~ ہاتھ ہو اور کمی بیشی سود ہے علت وہی ہے قدر و جنس

سوال

اس ہ

سبق نمبر 19

سوال

اس قیاس کی مثال دیں جو اجماع سے مستنبط ہو

~~جواب~~

~~کہ زنا کی گئی عورت کی ماں کا زانی پر حرام ہونا اس کو ہم نے قیاس کیا ہے اپنی لونڈی جس سے وطی کی گئی اسکی ماں کا واطی پر حرام ہونا بھی اجماع سے یہ بات ثابت ہے~~

جواب اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ اپنی لونڈی جس سے وطی کی اسکی ماں وطی کرنے والے پر حرام ہے اس پر اجماع ہے اور علت ہے جزئیت اور بعضیت اور ہم نے دیکھا کہ یہی علت زانی اور ~~مزنیہ~~ مزنیہ کے اندر پائی جا رہی ہے یعنی جب زانی نے زنا کیا تو مزنیہ (جس سے زنا کیا گیا) اسکی ماں بھی زانی پر حرام ہو جائے گی علت جزئیت اور بعضیت ہے

سبق نمبر 20

وإنما أورد

سوال

انہوں نے اس طرح نہیں کیا کہ اصول شرع چار ہیں بلکہ تین کو
الگ سے ذکر کیا اور پھر آگے جا کر کہا "والاصل الرابع القیاس"
تو یہ طریقہ کیوں اپنایا

جواب نمبر 1

اس بات پر تنبیہ کرنے کیلئے کہ پہلے تین قطعی ہیں اور قیاس
ظنی ہے اور پھر پہلے تین کا قطعی ہونا یہ اغلب کے اعتبار سے
ہے اور قیاس کا ظنی ہونا یہ بھی اغلب کے اعتبار سے ہے

جواب نمبر 2

جب انہوں نے کہا "الاصل ~~الرابع~~" تو یہ قیاس کا انکار
کرنے والوں کا واضح طور پر رد ہو گیا اور جب کہا "الرابع"
تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قیاس کا مرتبہ پہلے تین
کے بعد ہے جب تک حکم کتاب اللہ سے یا سنت سے یا اجماع
سے کسی ایک سے بھی ثابت ہو جائے تو قیاس کی طرف نہیں
جائیں گے

سبق نمبر 21

اصول شرع کی وجہ حصر

دلیل پکڑنے والا یا تو وحی سے دلیل پکڑے گا یا غیر وحی سے اگر
وحی سے دلیل پکڑے تو وحی تلاوت کی جاتی ہوگی یا تلاوت
نہیں کی جاتی ہوگی اگر تلاوت کی جاتی ہوگی تو کتاب اور اگر
تلاوت نہیں کی جاتی ہوگی تو سنت اگر غیر وحی سے دلیل پکڑے
تو وہ یا تو تمام کا قول ہوگا یا تمام کا قول نہیں ہوگا اگر
تمام کا قول ہو تو اجماع اگر تمام کا قول نہ ہو تو قیاس ہوگا

Scanned with CamScanner

وجہ حصر پر اعتراضات و جوابات

اعتراض

احکام تو پہلی شریعتوں سے بھی ثابت ہوتے ہیں

جواب

وہ کتاب اللہ اور حدیث کے ساتھ ملحق ہیں

اعتراض

احکام تو تعامل الناس سے بھی ثابت ہوتے ہیں

جواب

وہ اجماع کے اندر آگئے

اعتراض

احکام تو صحابی کے قول سے بھی ثابت ہوتے ہیں

جواب

قول صحابی یا معقول ہوگا یا غیر معقول ہوگا اگر معقول ہو تو قیاس اگر غیر معقول ہو تو حدیث ہے

اعتراض

احکام تو استحسان سے بھی ثابت ہوتے ہیں

جواب

استحسان قیاس ہی کی ایک قسم ہے

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 22

کتاب اللہ کی تعریف

وہ قرآن ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا مصاحف میں لکھا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ نقل کیا گیا بغیر کسی شک و شبہ کے

قرآن کی لغوی بحث

(1) قرآن اگر علم ہو جیسا کہ مشہور ہے تو جب یہ کتاب کی تعریف لفظی ہوگی اور تعریف حقیقی المنزل سے شروع ہوگی

(2) اگر قرآن مَقْرُوّ یا مقروں کے معنی میں ہو تو اس صورت میں القرآن میں الف لام جنس کا ہوگا اور اسکے بعد والی فصل ہوگی لہذا المنزل کی قید سے کتب غیر آسمانی نکل جائیں گی اور الرسول کا الف لام عہد کا ہے اور معہود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا اس سے باقی آسمانی کتابیں نکل جائیں گی

المنزل کی لغوی بحث

(1) اسکو تخفیف کے ساتھ یعنی اَلْمُنْزَل بھی پڑھ سکتے ہیں اس صورت میں اسکا مطلب ہوگا "یکبارگی اترنا" کیونکہ قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر یکبارگی نازل ہوا پھر ایک ایک آیت امر کے مصلحت کے مطابق نازل ہوتا رہا اور یہ بھی ہے کہ قرآن پاک رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یکبارگی نازل ہوتا رہا

(2) اور اسکو تشدید کے ساتھ اَلْمُنَزَّل بھی پڑھ سکتے ہیں کیونکہ قرآن پاک فی الواقع مدت ۲۳ سال میں مختلف اوقات میں نازل ہوتا رہا

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 23

الملکتوب فی المصاحف

مصاحف میں لکھا ہوا ہے

اعتراض (معنی الملکتوب)

الملکتوب فی المصاحف کو قرآن کی صفت بنانا درست نہیں
کیونکہ قرآن نام ہے نظم (الفاظ) اور معنی کا
نظم کا معنی (لڑی میں ہار پرونا) لفظ کا معنی (پھینکنا)
لفظ کا تعلق زبان سے ہے اور معنی کا تعلق دل سے ہے

(جس کو انسان نے بولا) تو وہ لفظ جو لکھا گیا وہ لفظ نہیں ہے وہ نقوش ہیں)
تو قرآن صحیفوں میں نہ لکھا گیا

جواب

صحیفوں کے اندر جو لکھا ہوتا ہے وہ نقوش ہیں لفظ اور
معنی مکتوب نہیں ہوتے اس جگہ مکتوب کا معنی ہے مثبت
(ثابت شدہ) تو اگرچہ لفظ اور معنی لکھے تو نہیں جاتے لیکن
ثابت ہوتے ہیں مطلب یہ ہے گا کہ الفاظ نقوش کے واسطے
سے اور معنی الفاظ کے واسطے سے ثابت ہیں لہذا اس کو قرآن
کی صفت بنانا درست ہے

واللام فی المصاحف للجنس

المصاحف کا الف لام جنس کا ہے

اعتراض

اس صورت میں تو المصاحف غیر قرآن کو بھی شامل ہوگا (قرأت
سبعہ کے علاوہ) جو کہ درست نہیں

جواب

اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ المنقول عنہ والی قید غیر قرآن
کو خارج کر دے گی

Scanned with CamScanner

أَوْ لِلْعَهْد

یا المصاحف کا الف لام عہد کا ہے

اور مقصود سارے قاریوں کے مصاحف ہیں اور المصاحف کہہ کر ان کو نکال دیا جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی لیکن حکم باقی ہے

اگر الف لام عہد کا ہو تو وہ آیتیں خارج ہو جائیں گی جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے اور حکم باقی ہے

جیسے (الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالاً من اللّٰہ واللّٰہ عزیز حکیم)

اور حضرت ابی (رضی اللہ عنہ) کی قراءت بھی خارج ہو جائے گی جو سارے مصاحف میں نہیں لکھی گئی

سبق نمبر 24

المنقول عنہ نقلاً متواتراً بلا شبہۃ

یہ قرآن کی تیسری صفت ہے

متواتراً کی قید سے وہ آیات نکل گئیں جو بطریق آحاد منقول ہیں جیسے کہ حضرت ابی بن کعب کی قراءت رمضان کی قضا کے بارے میں

(فعدۃ من ایام اخر متتابعات)

اور وہ بھی نکل جائیں گی جو بطریق شہرت مشہور ہیں

جیسے حضرت ابن مسعود کی قراءت چوری کی سزا کے بارے میں

(فاقطعوا ایمانھما)

اور کفارہ یمین کے بارے میں جو قراءت ہے وہ بھی خارج ہو خارج ہو جائے گی

(فصیام ثلثۃ ایام متتابعات)

بلا شبہۃ کی وضاحت

جمہور کے مذہب کے مطابق یہ بطور تاکید ہے کیونکہ ہر وہ چیز جو متواتر ہو وہ بغیر شبہ کے ہوتی ہے اور احناف کے

Scanned with CamScanner

نزدیک بلا شبہ کی قید سے مشہور نکل گئی کیونکہ ان کے نزدیک مشہور متواتر کی ہی ایک قسم ہے لیکن شبہ کے ساتھ

یہ ساری گفتگو یعنی منقول عنہ کی قید سے قرات غیر متواترہ کا نکلنا اس وقت ہے جب مصاحف کے الف لام کو جنس کا مانا جائے اور اگر مصاحف کے الف لام کو عہد کا مانا جائے تو فی المصاحف کی قید سے ہی قرات غیر متواترہ نکل جائے گی اور آگے والی عبارت یعنی المنقول عنہ سے بلا شبہ تک یہ قیدیں اتفاقی ہیں قید احترازی نہیں

بعض علماء کے نزدیک بلا شبہ کی قید تسمیہ کو نکالنے کیلئے ہے کیونکہ تسمیہ کا قرآن ہونا شبہ والی بات ہے اسی وجہ سے اسکے منکر کی تکفیر نہیں کی جاتی اور اسی وجہ سے نماز میں اس پر اکتفاء کرنا جائز نہیں اور اسی وجہ سے جنبی، حیض، نفاس والوں کیلئے اسکی تلاوت حرام نہیں

سبق نمبر 25

شارح (ملا جیون) کا بسم اللہ کے بارے میں قول

فرماتے ہیں اصح یہ ہے کہ بسم اللہ قرآن سے ہے اور اسکے منکر کو کافر نہیں کہا جاتا کیونکہ امام مالک اسکو قرآن پاک میں شمار نہیں کرتے (جب کسی چیز میں علماء کا اختلاف ہو تو اسکے حکم قاعدہ
میں نرمی ہو جاتی ہے) اور نماز میں اسکی قرات پر اکتفاء نہیں جائز ہے کیونکہ یہ بعض علماء کے نزدیک پوری آیت نہیں ہے اور جنابت والوں کیلئے اسکا پڑھنا جائز ہے برکت کی نیت سے تلاوت کی نیت سے نہیں

وھو اسم للنظم والمعنی جمیعاً

یہاں سے یہ گفتگو ہے کہ قرآن نظم اور معنی دونوں کا نام ہے یا صرف نظم کا نام قرآن ہے یا صرف معنی کا نام قرآن ہے

تینوں مذہب

ہمارا موقف یہ ہے کہ قرآن نظم اور معنی دونوں کا نام ہے

بعض علماء کے نزدیک قرآن صرف نظم کا نام ہے

بعض علماء کے نزدیک قرآن صرف معنی کا نام ہے

قرآن کو صرف نظم کہنے والوں کی دلیل

قرآن کی تعریف میں المنزل المکتوب اور المنقول کے الفاظ موجود ہیں اور یہ چیزیں نظم (لفظ) کی صفات ہیں معنی کی صفات نہیں پتہ چلا کہ قرآن نظم کا نام ہے

قرآن کو صرف معنی کا نام کہنے والوں کی دلیل

امام اعظم نے عربی الفاظ پر قادر ہونے کے باوجود نماز میں فارسی کے ساتھ قرأت کو جائز قرار دیا ہے تو پتہ چلا قرآن صرف معنی کا نام ہے نظم (لفظوں) کا نام نہیں

ہماری دلیل

قرآن کو نظم اور معنی کہنے والوں کی دلیلیں ہم نے بیان کر دیں قرآن کو نظم کا نام کہنے والوں کی نظم میں دلیل اور قرآن کو معنی کا نام کہنے والوں کی معنی میں ہم نے دلیل لے لی

قرآن کو نظم کہنے والوں کا رد

المنزل، المکتوب، المنقول جس طرح لفظ کی صفت بنتے ہیں اسی طرح لفظ کے واسطے سے معنی کی صفت بھی بنتے ہیں لفظ کی صفات بنتے ہیں بغیر واسطے کے اور معنی کی صفات بنتے ہیں لفظ کے واسطے سے

قرآن کو معنی کہنے والوں کا رد

امام اعظم نے عربی پر قدرت کے باوجود فارسی میں قرأت کو جائز قرار دیا عذر حکمی کی وجہ سے اور وہ عذر حکمی یہ ہے نماز اصل میں اللہ پاک سے مناجات کرنا ہے لہذا لذبندے کا اللہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے جبکہ عربی معجز اور بلیغ ہے تو اندیشہ تھا کہ بندے کی توجہ اللہ سے ہٹ کر قرآن پاک

~~[illegible]~~ کی فصاحت و بلاغت کی طرف نہ چلی جائے یا
پھر ہو سکتا تھا کہ وہ اس پر قادر نہ رہے